16 فروری 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

مہاردراپادناپاکیسرپپانوار

بنام

ریاست میسور

(کے۔سباراؤاوررگھوبردیال،جسٹسز)

میونسپلٹی۔منیجنگ کمیٹی کے چیئرمین کومقررہ باربار چارجز کے بلوں کی ادائیگی کاحکم دینے کااختیار دیا گیاہے۔ اگرسرکاری ملازم ہے۔ بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ،1947،(ایکٹ 2)(ایکٹ II آف 1947)، دفعات 2،5(2) ۔ تعذیرات ہند،(ایکٹ 45 آف 1860)،دفعہ 21، شق 10،۔ بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ،1901(بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ 1901(بمبئی III آف 1901) ، قاعدہ 68۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا میونسپلٹی کی مینیجنگ کمیٹی کا چیئرمین مقررہ جو باربار چارجز کے بلوں کی ادائیگی کاحکم دے سکتا ہے،تعزیرات ہند کی دفعہ 21 کے تحت ایک"سرکاری ملازم"تھا۔
ان کا کہنا تھا کہ مقررہ اعادی چارجز جیسے پے بلز کی ادائیگی کا اختیار چیئرمین پر عائد''ڈیوٹی'' عائد کردی ہے کہ جب ضروری ہوایسا کرے کیونکہ یہ اختیاران افراد کے لئے چیرمین کے پاس تھا جو بار بار آنے والے چارجز کووصول کرنے کے حقدار ہیں۔

جولیس بنام لارڈ بشپ آف آکسفورڈ،(1880) 5 .App کیس 214،جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

تعزیرات ہند کی دفعہ 21، شق 10 میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اس شخص کو مخصوص مقاصد کے لئے جائیداد خرچ کرنے کا "فرض" ہونا چاہئے اور یہ صرف ایسے معاملات تک محدود نہیں ہے جہاں جائیداد خرچ کرنے کے اس اختیار کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ چیئرمین کی ذمہ داری تھی کہ وہ مخصوص حالات میں میونسپلٹی کی ادائیگی اور رقم خرچ کرنے کا حکم دے اور اس طرح ایک "سرکاری ملازم" تھا۔

فوجداری اپیلٹ کا حد اختیار: 1959 کی فوجداری اپیل نمبر 154۔

1956 کی فوجداری اپیل نمبر 168 میں میسور ہائی کورٹ کے 27 مارچ 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے ایس این اینڈلے، جے بی داداچن جی، رامیشور ناتھ اور رویندر نارائن شامل ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے آر گوپالا کرشنن اور ٹی ایم سین۔

16 فروری 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس رگھوبر دیال۔ یہ بنگلور میں میسور ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی اپیل ہے جس میں خصوصی جج دھاروار کے ذریعہ بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ، 1947 (ایکٹ II آف 1947) کی دفعہ 5(2) کے تحت درخواست گزار کو جرم کے لئے سزا کی تصدیق کی گئی تھی۔

درخواست گزار پر الزام ہے کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب اس وقت کیا جب وہ میونسپل کونسلر اور نیول گنڈ میونسپلٹی کی مینیجنگ کمیٹی کا چیئرمین تھا۔ اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا واحد سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ ایک ''سرکاری ملازم'' تھا جس پر انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 2 میں غور کیا گیا ہے۔ اپیل گزار کی دلیل یہ ہے کہ وہ ایسا ''سرکاری ملازم'' نہیں تھا۔

انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 2 میں کہا گیا ہے:

اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے ''سرکاری ملازم'' کا مطلب ایک سرکاری ملازم ہے جیسا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 21 میں بیان کیا گیا ہے۔تعزیرات ہند کی دفعہ 21 میں ''سرکاری ملازم'' کے لفظ کے اندر آنے والے افراد کی تعریف کی گئی ہے اور اس کی دسویں شق میں کہا گیا ہے:

''ہر افسر جس کا فرض ہے، بطور افسر، کسی بھی جائیداد کو لینا، وصول کرنا، رکھنا یا خرچ کرنا، کوئی سروے کرنا یا اسسمنٹ کرنا یا کسی گاؤں، قصبے یا ضلع کے کسی سیکولر مشترکہ مقصد کے لیے کوئی شرح یا ٹیکس لگانا، یا کسی بھی گاؤں، قصبے یا ضلع کے لوگوں کے حقوق کا تعین کرنے کے لیے کوئی دستاویز بنانا، تصدیق کرنا یا رکھنا''۔

بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ، 1901 (بمبئی ایکٹ III آف 1901) کے تحت وضع کردہ قاعدہ 68 اور اپیل کنندہ پر قابل اطلاق ہے:

ایگزیکٹو کمیٹی کا چیئرمین کمیٹی کی جانب سے بلوں کی منظوری کے بعد ادائیگی کے احکامات پر دستخط کرے گا اور کمیٹی کی جانب سے بلوں کی ادائیگی کی توقع میں مقررہ بار بار چارجز جیسے پے بلز کی ادائیگی کا حکم بھی دے سکتا ہے۔

ہائی کورٹ نے کہا کہ مینجنگ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے اپیل کنندہ میونسپلٹی کا پیسہ خرچ کر سکتا ہے کیونکہ وہ مقررہ بار بار چارجز کے بلوں کی ادائیگی کا حکم دے سکتا ہے اور اس لئے وہ تعزیرات ہند کی دفعہ 21 کی دسویں شق میں بیان کردہ لفظ ''سرکاری ملازم'' کے دائرے میں آتا ہے۔

درخواست گزار کے وکیل نے اس نقطہ نظر کے خلاف صرف ایک تنقید کی ہے کہ ہائی کورٹ نے ''ڈیوٹی'' اور ''قوت'' کے الفاظ کے درمیان فرق کو ذہن میں نہیں رکھا اور یہ کہ قاعدہ 68 چیئرمین کو ادائیگی کا حکم دینے کا اختیار دیتا ہے اور ادائیگی کا حکم دینے کے لئے اس پر ڈیوٹی عائد نہیں کرتا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ مقررہ بار بار چارجز جیسے پے بلز کی ادائیگی کا اختیار چیئرمین پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر ایسا کریں کیونکہ یہ اختیار چیئرمین کے پاس ان افراد کے فائدے کے لیے ہے جو ان ریکرنگ چارجز کو وصول کرنے کے حقدار ہیں۔

جولیس بنام دی لارڈ بشپ آف آکسفورڈ میں اس سلسلے میں کہی گئی باتوں کا یہاں مفید حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ارل کیرنز، لارڈ چانسلر، نے ایک مخصوص قانون میں ''یہ قانونی ہوگا'' کے اظہار پر ڈالی جانے والی تشریح کے سلسلے میں کہا:

انہوں نے کہا کہ ''یہ قانونی ہوگا'' کے الفاظ غلط نہیں ہیں۔ وہ سادہ اور غیر واضح ہیں۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جو صرف اس کو قانونی اور ممکن بناتے ہیں جو بصورت دیگر کرنے کا کوئی حق یا اختیار نہیں ہوگا۔ وہ ایک فیکلٹی

یا قوت فراہم کرتے ہیں، اور وہ خود ایک فیکلٹی یا قوت دینے سے زیادہ کچھ نہیں کرتے ہیں۔ لیکن جس چیز کو کرنے کا اختیار حاصل ہے اس کی نوعیت میں کچھ ہوسکتا ہے، جس مقصد کے لیے یہ کام کرنا ہے، جس حالت میں یہ کام کرنا ہے، اس شخص یا شخص کے عنوان میں کچھ ہوسکتا ہے جس کے فائدے کے لیے طاقت کا استعمال کیا جائے، جو قوت کو کسی فرض کے ساتھ جوڑ سکتا ہے، اور اس شخص کی ذمہ داری بنائیں جس میں قوت کا اظہار کیا گیا ہے، جب اسے ایسا کرنے کے لئے کہا جائے تو اس قوت کا استعمال کریں۔

مذکورہ بالا اختیار چیئرمین کو ان افراد کے فائدے کے لیے دیا جاتا ہے جنہوں نے میونسپلٹی کی خدمت کی ہے اور انہیں فراہم کردہ مضامین کے لیے اپنی تنخواہ یا رقم وصول کرنے کا حق حاصل ہے۔ ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جب ادائیگی میں کوئی تاخیر ان افراد پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ تنخواہ مہینے کے پہلے دن واجب الادا ہے اور ممکن ہے کہ کسی تاریخ پر کمیٹی کی میٹنگ مقرر کرنا مناسب نہ ہو تا کہ واجب الادا تنخواہ کی جلد ادائیگی ہو۔ پہلے سے طے شدہ اجلاس کورم کی کمی کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑ سکتا ہے۔ ان حالات میں تنخواہ کے بلوں کا پاس ہونا کم و بیش ایک رسمی معاملہ ہے اور اس لیے قوانین مینیجنگ کمیٹی کے چیئرمین کو کمیٹی کی منظوری کی توقع میں تنخواہ کے بلوں کی ادائیگی کا حکم دینے کا اختیار دیتے ہیں۔ چیئرمین اس اختیار کو ملازمین کے فائدے کے لیے رضا کارانہ طور پر استعمال کر سکتا ہے یا جب وہ افراد اسے استعمال کرنے کی درخواست کریں گے۔ محض حقیقت یہ ہے کہ چیئرمین کا یہ اختیار صرف مقررہ بار بار چارجز کے حوالے سے استعمال کیا جانا تھا اور کمیٹی کی جانب سے ان چارجز کے بل پاس کرنے سے اس سوال پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تعزیرات ہند کے دفعہ 21 کی شق دس صرف اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ شخص کو مخصوص مقاصد کے لیے جائیداد خرچ کرنے کا فرض ہونا چاہیے۔ یہ صرف ایسے معاملات تک محدود نہیں ہے جہاں جائیداد خرچ کرنے کی قوت کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ چیئرمین کا فرض ہے کہ وہ ادائیگی کا حکم دے اور بلدیہ کی رقم مخصوص حالات میں خرچ کرے۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ جب مبینہ جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا تو اپیل کنندہ ''سرکاری ملازم'' تھا۔

ہماری رائے کے پیش نظر، ہم بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ کی دفعہ 45 کے اثر پر بحث نہیں کرتے ہیں، جس میں کہا گیا ہے کہ ہر میونسپل کونسلر کو تعزیرات ہند کی دفعہ 21 کے معنی کے اندر سرکاری ملازم سمجھا جائے گا، یا اس سوال پر کہ آیا اپیل کنندہ، صرف میونسپل کونسلر کے طور پر، تعزیرات ہند کی دفعہ 21 میں ''سرکاری ملازم'' کی تعریف کے اندر آتا ہے۔ ہائی کورٹ نے ان سوالوں پر غور نہیں کیا۔

لہٰذا ہم اپیل مسترد کرتے ہیں۔

اپیل خارج کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document